رہنمائے دکن

7 FEB 2019

اختیارات کا مصلحت کے تحت عدم استعمال نقصاندہ

اردو یونیورسٹی میں خواتین کے متعلق قوانین پر مقابلے، انعامات کی تقسیم

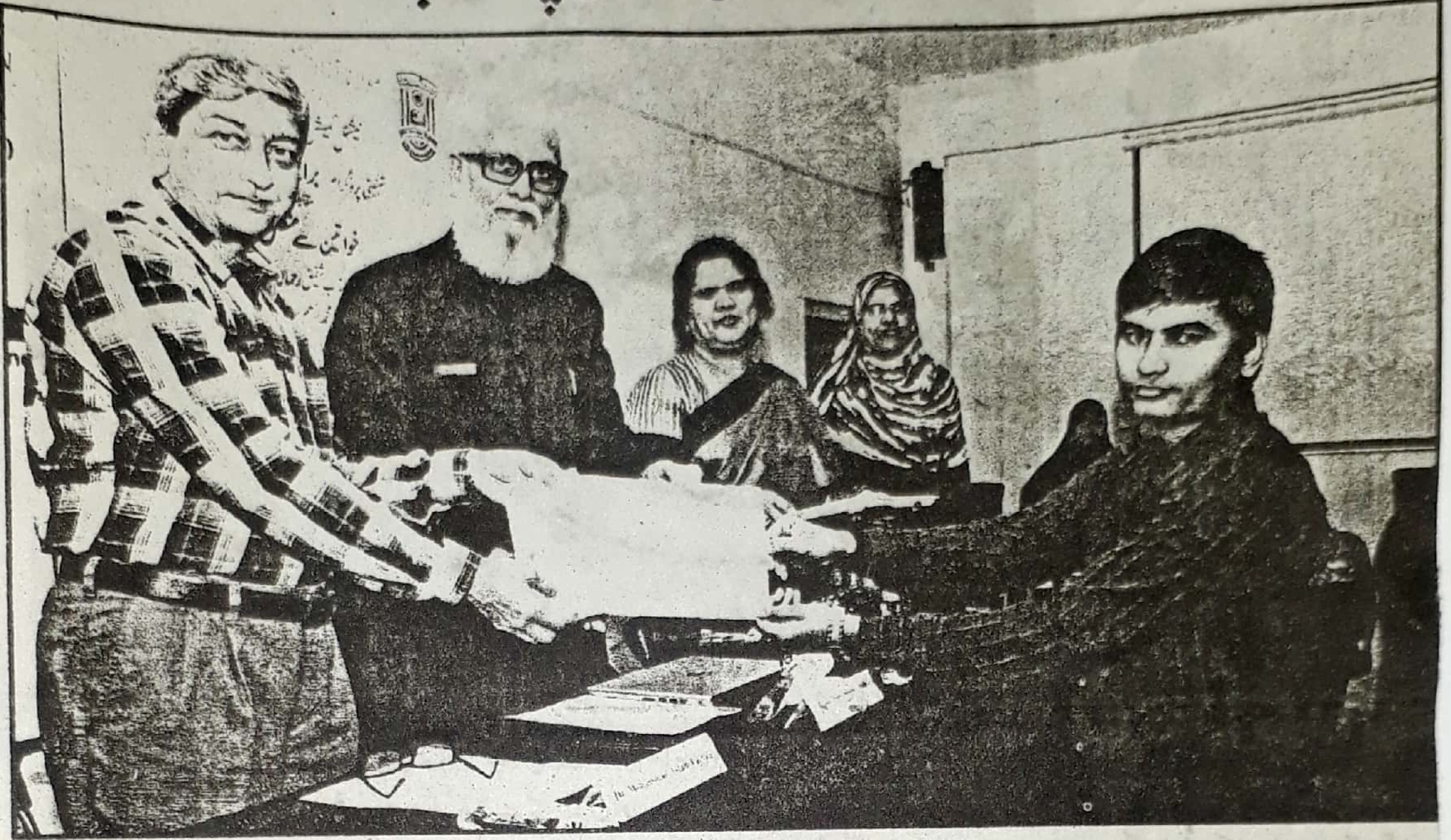

حیدرآباد۔ 6 فروری (پریس نوٹ) خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔ خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ ممتاز ایڈوکیٹ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان کی تہنیتی تقریب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، سے 7 کو نقد انعامات دیئے گئے۔ پہلا انعام محمد عمر 2000 روپے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو حاصل ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو لوگوں کے اعتراض کے خوف سے خود تک محدود رکھنا، غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ حاصل اختیارات کو چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کے تحت استعمال نہ کرنا، معاشرے کے لیے بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ حساس مسائل پر بات کرنا ضروری ہے۔ تبھی بہتر حل تلاش کیے جاسکیں گے۔ وکلاء کو صرف مقدمہ لڑنا سکھایا جاتا ہے۔ جبکہ صلح جوئی سے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ کئی مقدمات کی وجہ محض انا پرستی اور تکبر ہوا کرتے ہیں۔ طلاق کے مقدموں میں عمومی طور پر نقصان بچوں کا ہوتا ہے۔ ممتاز ماہر قانون نے بتایا کہ اسلام میں نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ جس میں دو فریقین کچھ شرائط بھی وضع کرسکتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 6 سال قبل شرائط کا مسودہ تیار کیا تھا جس میں طلاق کی صورت میں بچوں کے لیے ایک ٹرسٹ کا قیام، اگر خاتون اپنی مرضی سے طلاق لینا چاہے تو اس کے لئے اسی کے خاندان کی 3 بزرگ خواتین کی رضامندی جیسی شرائط شامل تھیں جس پر یہاں صرف بحثیں ہوئیں جبکہ کچھ عرصہ قبل جنوبی آفریقہ کی جمعیۃ العلما نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسودہ کے نکات کو اپنے یہاں جگہ دی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اگر مسلمان قرآن پر جو فرض ہے، عمل کریں تو خاندانی مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ قرآن میں تمام انسانوں کی تکریم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس طرح کسی بھی انسان کے لیے اس کی بیوی بھی قابل تکریم ہوجاتی ہے۔ مسائل اسی وقت پیدا ہوں گے جب انسان دوسرے کو کمتر سمجھے گا۔ شیطان بھی اسی لئے مردود ہوا کیوں اس نے تکبر کیا۔ پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیمات نسواں نے کہا کہ قوانین تو بہت ہیں لیکن اس کے باوجود مسائل جوں کے توں ہیں۔ اس طرح کے پروگرام کا مقصد طلبہ میں شعور بیدار کرنا ہے۔ تاکہ طلبہ کو معلوم ہو کہ اس کے متعلق کیا قوانین ہیں اور وہ معلومات کی روشنی میں اچھے انسان بنیں۔ محترمہ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن سائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔ محمد فرقان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

سیاست
7
THU 07-02-2019

اختیارات کا مصلحت کے تحت عدم استعمال نقصاندہ

اردو یونیورسٹی میں خواتین سے متعلق قوانین پر مقابلے، انعامات کی تقسیم، جناب شفیق رحمٰن مہاجر کا لکچر

حیدرآباد، 6 رفروری (پریس نوٹ) خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔ خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ ایڈوکیٹ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان کی تہنیتی تقریب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، 7 کو نقد انعامات دیئے گئے۔ پہلا انعام محمد عمر 2000 روپئے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپئے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو حاصل ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو لوگوں کے اعتراض کے خوف سے خود تک محدود رکھنا، غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ ماہر قانون نے بتایا کہ اسلام میں نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ جس میں دو فریقین کچھ شرائط بھی وضع کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 6 سال قبل شرائط کا مسودہ تیار کیا تھا جس میں طلاق کی صورت میں بچوں کے لیے ایک ٹرسٹ کا قیام، اگر خاتون اپنی مرضی سے طلاق لینا چاہے تو اس کے لیے اسی کے خاندان کی 3 بزرگ خواتین کی رضامندی جیسی شرائط شامل تھیں جس پر یہاں صرف بحثیں ہوئیں جبکہ کچھ عرصہ قبل جنوبی آفریقہ کی جمعیۃ العلماء نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسودہ کے نکات کو اپنے یہاں جگہ دی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اگر مسلمان قرآن پر جو فرض ہے، عمل کریں تو خاندانی مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ قرآن میں تمام انسانوں کی تکریم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس طرح کسی بھی انسان کے لیے اس کی بیوی بھی قابل تکریم ہوجاتی ہے۔ مسائل اسی وقت پیدا ہوں گے جب انسان دوسرے کو کم تر سمجھے گا۔ شیطان بھی اسی لیے مردود ہوا کیوں اس نے تکبر کیا۔ پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیماتِ نسواں نے کہا کہ قوانین تو بہت ہیں لیکن اس کے باوجود مسائل جوں کے توں ہیں۔ اس طرح کے پروگرام کا مقصد طلبہ میں شعور بیدار کرنا ہے۔ تاکہ طلبہ کو معلوم ہو کہ اس کے متعلق کیا قوانین ہیں اور وہ معلومات کی روشنی میں اچھے انسان بنیں۔ محترمہ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن سائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔ محمد فرقان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

7 FEB 2019

سیاست

ہندوستان میں اسلام کے فروغ میں فارسی اور اردو زبان کا اہم رول: علی حداد عادل

اردو یونیورسٹی میں انجمن فارسی اساتذہ کی بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ڈاکٹر اسلم پرویز، پروفیسر آزرمی دخت کا خطاب

حیدرآباد، 6 رفروری (پریس نوٹ) فارسی اور اردو زبانوں نے ہندوستان میں اسلام کی ترویج واشاعت میں اہم رول ادا کیا ہے۔ یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ ان میں سے ایک زبان کا فروغ دوسری زبان کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ ممتاز اسکالر پروفیسر غلام علی حداد عادل، سابق اسپیکر، ایرانی پارلیمنٹ نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ انجمن استادانِ فارسی ہند (ایپٹا) کی 36 ویں بین الاقوامی کانفرنس میں کے افتتاحی اجلاس سے بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر اردو یونیورسٹی نے صدارت کی۔ کانفرنس بعنوان ''فارسی زبان و ادب میں دکن کا حصہ'' میں ایران اور افغانستان کے مندوبین کے بشمول سارے ملک سے 100 سے زائد اسکالرس شریک ہیں۔ پروفیسر حداد نے اردو کو ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ثقافتی وراثت کا منبع قرار دیا۔ پروفیسر حداد عادل نے ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کو زبردست خراج پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ ''ایران نے جس طرح فارسی کو علمی زبان بنایا ہے، ہمیں بھی اردو کو علمی زبان بنانا چاہیے۔ ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ فارسی اردو کا لباس ہے۔ ہندوستان کی ممتاز فارسی اسکالر، محترمہ پروفیسر آزرمی دخت صفوی، صدر ایپٹا نے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے سطح مرتفع دکن کو مختلف تہذیبوں اور زبانوں کی آماجگاہ قرار دیا۔ یہی وصف ہندوستان کا طرۂ امتیاز بھی ہے۔ انہوں نے مختلف مؤرخین کے حوالے سے کہا کہ ہندوستانی زبانوں پر فارسی کا اثر رہا ہے، جسے آج بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پروفیسر صفوی نے فارسی زبان و ادب پر دکن اور بالخصوص حیدرآباد کے اسکالرس کے خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر مظفر علی شہ میری، وائس چانسلر، ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی، کرنول نے کہا کہ آندھرا پردیش کے رائلسیما علاقے کی خانقاہوں میں بڑے پیمانے پر فارسی ادب پر کتابیں موجود ہیں، لیکن اس پر تحقیق نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شہ میری خانوادہ میں شہ میری اول، شاہ کمال کے فارسی کلام جو مخطوطات کی شکل میں ہیں انہیں حاصل کرتے ہوئے ڈیجیٹل شکل دی جاسکتی ہے۔ پدم شری موسیٰ رضا، صدر نشین ساؤتھ انڈین ایجوکیشنل ٹرسٹ اینڈ فورم فار ڈیما کریسی، چینائی نے چینائی کے کتب خانوں میں موجود فارسی مخطوطات کا تذکرہ کیا۔ پروفیسر ماہرو زادے عادل زوجہ ڈاکٹر غلام علی حداد عادل اور حیدرآبادی تہذیب کی نمائندہ شخصیت محترمہ لکشمی دیوی راج نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر احسان اللہ شکر الٰہی، ڈائرکٹر، ریسرچ سنٹر، ایران کلچر ہاؤس، نئی دہلی نے قدیم وجدید فارسی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ حیدرآباد کی فارسی اسکالر پروفیسر رفیق فاطمہ کو انجمن کی جانب سے ''سندِ استادِ ممتاز'' دی گئی۔ اس موقع پر ایران کے پروفیسر نصیری کے تدوین کردہ تاریخ فرشتہ کی چار جلدوں کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مہتاب جہاں، دہلی یونیورسٹی کی تصنیف ''کاوش'' کا اجرا بھی عمل میں آیا۔ عامر حسن عابدی کی کتابیں یونیورسٹی لائبریری کو ہدیہ میں دی گئیں۔ پروفیسر عراق رضا زیدی، نے کارروائی چلائی اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبہ فارسی، اُردو یونیورسٹی نے شکریہ ادا کیا۔ فارسی اسکالر محمد مختار عالم نے قرأت کلام پاک پیش کی۔

سیاست

اردو یونیورسٹی، فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں میں تقرر

حیدرآباد، 6 رفروری (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی کے 9 طلبہ کا بین قومی کمپنیوں فیس بک اور جین پیاکٹ میں تقرر عمل میں آیا ہے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی کے بموجب ان کمپنیوں نے طلبہ افتخار علی جعفری، خالد حسین میر، سید ظہیر، افتخار احمد، ابوحذیفہ، عبداللہ خالق، خان طلحہ، محمد عمار اعظم اور عاقب کو 5 تا 6 لاکھ روپے سالانہ مشاہرہ پر تقرر کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند طلبہ کا بھی انتخاب ہوا ہے جن کا اپنے کورس کے اختتام پر تقرر کیا جائے گا۔

7 FEB 2019

راشٹریہ سہارا

اختیارات کا مصلحت کے تحت عدم استعمال نقصاندہ

اردو یونیورسٹی میں خواتین کے متعلق قوانین پر مقابلے، انعامات کی تقسیم، شفیق رحمٰن مہاجر کا لکچر

حیدرآباد، (پریس ریلیز) خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔ خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ ممتاز ایڈوکیٹ جناب شفیق رحمٰن مہاجر نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان کی تہنیتی تقریب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، سے 7 کو نقد انعامات دیئے گئے۔ پہلا انعام محمد عمر 2000 روپے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو حاصل ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ شفیق رحمٰن مہاجر نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو لوگوں کے اعتراض کے خوف سے خود تک محدود رکھنا، غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ حاصل اختیارات کو چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کے تحت استعمال نہ کرنا، معاشرے کے لیے بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ حساس مسائل پر بات کرنا ضروری ہے۔ تبھی بہتر حل تلاش کیے جاسکیں گے۔ وکلاء کو صرف مقدمہ لڑنا سکھایا جاتا ہے۔

جبکہ صلح جوئی سے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ کئی مقدمات کی وجہ محض انا پرستی اور تکبر ہوا کرتے ہیں۔ طلاق کے مقدموں میں عمومی طور پر نقصان بچوں کا ہوتا ہے۔ ممتاز ماہر قانون نے بتایا کہ اسلام میں نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ جس میں دو فریقین کچھ شرائط بھی وضع کرسکتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 6 سال قبل شرائط کا مسودہ تیار کیا تھا جس میں طلاق کی صورت میں بچوں کے لیے ایک ٹرسٹ کا قیام، اگر خاتون اپنی مرضی سے طلاق لینا چاہے تو اس کے لیے اسی کے خاندان کی 3 بزرگ خواتین کی رضامندی جیسی شرائط شامل تھیں جس پر یہاں صرف بحثیں ہوئیں جبکہ کچھ عرصہ قبل جنوبی آفریقہ کی جمعیۃ العلما نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسودہ کے نکات کو اپنے یہاں جگہ دی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز،

وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اگر مسلمان قرآن پر جو فرض ہے، عمل کریں تو خاندانی مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ قرآن میں تمام انسانوں کی تکریم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس طرح کسی بھی انسان کے لیے اس کی بیوی بھی قابل تکریم ہوجاتی ہے۔ مسائل اسی وقت پیدا ہوں گے جب انسان دوسرے کو کمتر سمجھے گا۔ شیطان بھی اسی لیے مردود ہوا کیوں اس نے تکبر کیا۔ پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیماتِ نسواں نے کہا کہ قوانین تو بہت ہیں لیکن اس کے باوجود مسائل جوں کے توں ہیں۔ اس طرح کے پروگرام کا مقصد طلبہ میں شعور بیدار کرنا ہے۔ تا کہ طلبہ کو معلوم ہو کہ اس کے متعلق کیا قوانین ہیں اور وہ معلومات کی روشنی میں اچھے انسان بنیں۔ محترمہ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن سائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔ محمد فرقان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

RS

منصف

مصلحتاً اختیارات کا عدم استعمال نقصاندہ

اردو یونیورسٹی میں خواتین کے متعلق قوانین پر مقابلے۔ انعامات کی تقسیم۔ شفیق رحمٰن مہاجر کا لکچر

حیدرآباد۔ 6 فروری (پریس نوٹ) خواتین کو عمومی طور پر کمزور سمجھا جاتا ہے جو غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔ خواتین کے متعلق قوانین کے نفاذ کی ذمہ داری میں عورتوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے سے بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔ ممتاز ایڈوکیٹ شفیق رحمٰن مہاجر نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں قومی کمیشن برائے خواتین، نئی دہلی کی جانب سے منعقدہ خواتین سے متعلق قوانین کے تحریری مقابلے کے انعام یافتگان کی تہنیتی تقریب میں ان خیالات کا اظہار کیا۔ پوسٹ گریجویشن کے جملہ 86 طلبہ نے حصہ لیا، 7 کو نقد انعامات دیئے گئے۔ پہلا انعام محمد عمر 2000 روپے، دوسرا انعام محمد واجد 1500 روپے، تیسرا انعام 5 طلبہ رمیز، شبینہ بانو، اقبال، شبانہ معظم، محمد شکیل کو حاصل ہوا۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ شفیق رحمٰن مہاجر نے سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنے خیالات کو لوگوں کے اعتراض کے خوف سے خود تک محدود رکھنا، غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ حاصل اختیارات کو چھوٹی چھوٹی مصلحتوں کے تحت استعمال نہ کرنا، معاشرے کیلئے بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ حساس مسائل پر بات کرنا ضروری ہے۔ تب ہی بہتر حل تلاش کیے جاسکیں گے۔ وکلاء کو صرف مقدمہ لڑنا سکھایا جاتا ہے۔ جبکہ صلح جوئی سے کئی مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ کئی مقدمات کی وجہ محض انا پرستی اور تکبر ہوا کرتے ہیں۔ طلاق کے مقدموں میں عمومی طور پر نقصان بچوں کا ہوتا ہے۔ ممتاز ماہر قانون نے بتایا کہ اسلام میں نکاح کو ایک معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ جس میں فریقین کچھ شرائط بھی وضع کرسکتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 6 سال قبل شرائط کا مسودہ تیار کیا تھا جس میں طلاق کی صورت میں بچوں کے لیے ایک ٹرسٹ کا قیام، اگر خاتون اپنی مرضی سے طلاق لینا چاہے تو اس کے لیے اسی کے

خاندان کی 3 بزرگ خواتین کی رضامندی جیسی شرائط شامل تھیں جس پر یہاں صرف بحثیں ہوئیں جبکہ کچھ عرصہ قبل جنوبی آفریقہ کی جمعیۃ العلما نے اپنے ایک اجلاس میں اس مسودہ کے نکات کو اپنے یہاں جگہ دی۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ اگر مسلمان قرآن پر جو فرض ہے، عمل کریں تو خاندانی مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔ قرآن میں تمام انسانوں کی تکریم لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس طرح کسی بھی انسان کے لیے اس کی بیوی بھی قابل تکریم ہوجاتی ہے۔ مسائل اسی وقت پیدا ہوں گے جب انسان دوسرے کو کمتر سمجھے گا۔ شیطان بھی اسی لیے مردود ہوا کیوں اس نے تکبر کیا۔ پروفیسر شاہدہ، صدر شعبۂ تعلیماتِ نسواں نے کہا کہ قوانین تو بہت ہیں لیکن اس کے باوجود مسائل جوں کے توں ہیں۔ اس طرح کے پروگرام کا مقصد طلبہ میں شعور بیدار کرنا ہے۔ تا کہ طلبہ کو معلوم ہو کہ اس کے متعلق کیا قوانین ہیں اور وہ معلومات کی روشنی میں اچھے انسان بنیں۔ شبانہ قیصر، اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیمات نسواں نے مہمان کا تعارف پیش کیا۔ پی ایچ ڈی اسکالر ویمن ایجوکیشن سائمہ اطہر نے کارروائی چلائی۔ محمد فرقان کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔